فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

روزنامہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل

ربوہ

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۴ تبوک ۱۳۴۱ ہش | ۱۴ ستمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۱۲ ستمبر بوقت ۱۰-۱/۲ بجے صبح

رات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نیند ٹھیک طرح آگئی۔ اِس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے

یہ وہ امر ہے جس پر سچی معرفت اور حقیقی راحت کا انحصار ہے

"وہ امور جن پر سچی معرفت کی بناء ہے، یہ ہیں کہ انسان خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جاتے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اُس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچی نعمت اور حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں رقت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رقت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ روح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ سمندر کے پہلے ایک سراب آتا ہے وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے لیکن جو ہمت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزلِ مقصود پر پہونچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی رُوح کے اندر رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے اس رقت کی بھی ایک کیفیت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی سے متاثر ہو جاتا ہے۔ کوئی آگے چلتا ہے اور ان پر قانع ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ سچائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اسے سچائی ملے لے یہ ایک نور ہے جو اس کی رہبری کرتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو گزشتہ رات کچھ بے چینی رہی اور نیند کم آئی۔ کمزوری بھی ابھی باقی ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواستِ دعا

اقبال احمد خان صاحب کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہیں) پیشاب کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء کو انشاءاللہ کھل جائے گا۔ تمام طالبات ساڑھے سات بجے صبح کالج میں حاضر ہو جائیں۔ بورڈرز کے لئے ضروری ہے کہ ۱۵ ستمبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ گزشتہ دو روز یہاں رات کو مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا جس کی وجہ سے رات کو ٹھنڈک نسبتاً بڑھ گئی ہے۔

عربی میں ایک اہم لیکچر

مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر جو مصر سے عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ بارہ بجکر بیس منٹ پر جامعہ احمدیہ میں

"امثال القرآن واثرھا فی الادب العربی"

کے موضوع پر عربی میں لیکچر دیں گے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(انچارج شعبہ عربی جامعہ احمدیہ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ در اصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ ہونی چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

لہذا تمام سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ آئندہ ہر ماہ یہ رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ستمبر ۶۲ء

دعا سے اللہ تعالیٰ پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے

ازمنہ وسطیٰ کے یورپی فلاسفہ دانشوروں اور سائنسدانوں نے سائنسی علوم کے زیر اثر اللہ تعالیٰ کی اقتداری قوتوں سے انحراف کر کے اپنی تحقیقات کو تمامتر مادیاتی مظاہر تک محدود کر دیا۔ اس طرح نہ صرف فرشتوں اور روحانی قوتوں وغیرہ کا انکار کیا بلکہ خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کر دیا۔

ان لوگوں کے خیال میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کسی سائنسی تجربہ سے ثابت نہیں ہو سکتی اس لئے انہوں نے صاف کہدیا کہ ہم ایسی ہستی کا وجود ماننے کے لئے تیار نہیں جو ہمارے تجربات اور مشاہدات سے باہر ہے اور یہ ذہنیت روز بروز ترقی کرتی چلی گئی ہے اور نہ صرف عیسائیت ہی اس سے متاثر ہوئی بلکہ دیگر ادیان بھی اس سے متاثر ہوئے۔ چنانچہ اسلامی ممالک میں بھی ایسے لوگ پیدا ہونے لگے جنہوں نے اسلامی تعلیمات کو بھی سائنسی اور فلسفیانہ اصولوں سے جانچنے کی کوشش کی خود ہمارے ملک میں بھی سر سید مرحوم نے یہی کوشش کی۔

انہوں نے خدا تعالیٰ کے وجود سے تو انکار نہ کیا مگر خدا تعالیٰ کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا ہے کہ جس نے چند اصول بنا کر اس دنیا کو ہمیشہ کے لئے ان اصولوں کا پابند بنا دیا ہے اور اب خود اس کو بھی یہ اختیار نہیں رہا کہ ان میں دخل اندازی کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دنیا چند قدرتی اصولوں پر چل رہی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق ان لوگوں کا بظاہر صرف اس قدر ایمان رہ گیا کہ اس دنیا کا کوئی بنانے والا ہونا چاہیئے کیونکہ ایسے پرحکمت کارخانہ کا یونہی بن جانا ممکن نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا ایمان کامل ایمان نہیں کہلا سکتا۔ ایسا ایمان انسانی کردار میں کوئی فعالیت پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ایسا خدا تعالیٰ موجود ہے تو ہوا کرے ہمیں اس کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے بالکل آزاد ہو کر محض اپنی عقل پر بھروسہ کرنے لگے اور جو بات اس کی عقل میں نہ آئے اس سے منکر ہو جائے ایسی ذہنیت کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ انسان تمام اخلاق وغیرہ سے مبرا ہو جائے کیونکہ

اگر کوئی اللہ تعالیٰ موجود ہے اور وہ بھی صرف قانون کا ہی پابند ہے تو اصل خدا تو قانون ہوا جو خود اندھا ہے جس کے سامنے انسان کی کوئی پیش نہیں جا سکتی۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر واقعی اللہ تعالیٰ موجود ہے اور اس نے یہ کائنات پیدا کی ہے اور اگر اسکو شناخت کرنے کی ضرورت ہے تو کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی کوئی ذریعہ پیدا کیا ہے یا نہیں۔ بے شک یہ پرحکمت کارخانۂ قدرت دیکھ کر انسان یہ تصور تو کر سکتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے مگر اتنا جان لینے سے انسان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر ہم بعض قرائن سے یہ معلوم کر لیں کہ کھانے سے انسان کی بھوک مٹ سکتی ہے اور انسانی قویٰ میں قوت پیدا ہو جاتی ہے تو اتنے علم سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ فائدہ تو اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب ہم کھائیں اور اس سے قوت حاصل کریں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے سے اس کے وجود کا ہمیں اسی وقت فائدہ پہنچ سکتا ہے جب ہم کو اس کے وجود پر اسی طرح الیقین ہو جائے جس طرح ہمیں کھانے پر اس وقت یقین ہوتا ہے جب ہم اسکو کھا کر اس سے قوت حاصل کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جس طرح ہم مادی اشیاء سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ان کے وجود کو محسوس کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو بھی اسی طرح محسوس نہ کریں تو ہمیں اس زندگی کی بعض الجھنوں کو کھولنے میں اس سے کیا مدد مل سکتی ہے۔ اور ہم اپنی زندگی کو کس طرح باحسن طریق بسر کر سکتے ہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ محض قیاس سے بڑھ کر ایسے ذرائع بھی ہیں جن سے ہم اس کے وجود کو اسی طرح محسوس کر سکتے ہیں جس طرح مادی اشیاء کا علم الیقین حاصل کرتے ہیں۔ ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ دعا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اجیب دعوۃ الداع
(بقرہ ۱۸۷)

یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا تعالیٰ اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔"

(الحکم ۲۳۔ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

مودودی صاحب نے تقریر میں یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی تھی بلکہ انہوں نے تو شمال مغربی سرحدی صوبہ کے ریفرنڈم کے وقت مسلم لیگ کی حمایت کی تھی۔ اگر جھوٹ بولنا اسلام میں جائز ہے تو مودودی صاحب نے شاید ایسا ہی کیا ہوگا ورنہ ان کی کتاب "سیاسی کشمکش" کے تیسرے حصہ میں جس شد و مد سے پاکستان کی مخالفت کی گئی ہے اسکی نظیر شاید ہی کہیں ملے گی۔

باقی رہا صوبہ سرحد کی ریفرنڈم کا معاملہ تو آپ نے اس میں صرف غیر جانبدارانہ پوزیشن اختیار کی تھی اور وہ بھی اس لئے کہ اب پاکستان رکتا ہوا نظر نہیں آتا تھا یہ تو وہی بات ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:-

"وجوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتبعھم فرعون وجنودہ بغیا وعدوا حتی اذا ادرکہ الغرق قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین۔ آلئٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین۔ فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک ایۃ وان کثیرا من الناس عن ایتنا لغفلون" (یونس ۹۱-۹۲-۹۳)

ترجمہ:- اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے (پار) گذارا تو فرعون اور اس کی فوجوں نے سرکشی اور ظلم (کی راہ) سے ان کا پیچھا کیا۔ حتیٰ کہ جب غرق ہونے کی آفت نے اسے (اور اسکی فوج کو) آپکڑا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس (مقتدر ہستی) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں (بھی) فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے (ہوتا) ہوں۔ (ہم نے کہا) کیا (تو) اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ پس اب ہم تیرے بدن (کے بقاء) کے ذریعہ سے تجھے (ایک جزوی) نجات دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے تو ایک نشان ہو اور لوگوں میں سے بہت سے افراد ہمارے نشانوں سے بلاشبہ بے خبر ہیں۔

درخواست دعا

عزیزم وسیم احمد ابن عزیزم ملک محمد عبداللہ پارسل کلرک سرگودھا کئی دن سے بیمار ہے۔ بچہ کی شفاء کامل و عاجل اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار
محمد شفیع نوشہروی
محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

یہاں کی رونقیں ہیں بے خودوں سے بیقراروں سے
خدا محفوظ رکھے میکدے کو ہوشیاروں سے
کسی کا دیں سیاست ہے کسی کا دیں ربوبیت
مجاور نت نئے عرفان پاتے ہیں مزاروں سے
کہیں دانشوری کے ہیں کہیں ہیں رائے عامہ کے
سجے ہیں یہ نگارستان دیں کیا کیا نگاروں سے
(تنویر)

ماضی کے خزانے

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

۲

آٹھویں شکست

جب میرے گھر میں اعلےٰ کھانا پکنے کا دستور موقوف ہوا اور کبھی اچھے اور کبھی معمولی کھانا دسترخوان پر آنے لگا۔ تو پھر ایک نئی بات شروع ہوئی یعنی جس دن معمولی کھانا ہوتا یا دال پکتی۔ تو اپنے عزیزوں یا ہمسائیوں کے ہاں آدمی بھیجا جاتا کہ آپ کے ہاں کیا پکا ہے۔ اور اگر پسندِ خاطر اور مرغوب کھانا ہوتا تو ایک پرچ میں کچھ منگوا لیا جاتا۔ اور نہ صرف وہ کھایا جاتا۔ بلکہ ساتھ ہی اپنے گھر والا سالن بھی۔ یعنے دو دو کھانے ایک معمولی اور ایک اچھا اور اخبار الفضل میں سے یہ الفاظ نکال کر اور پکار کر پڑھے جاتے کہ تحفہ کے طور پر جو کھانا آئے وہ جائز ہے۔ یہ اس لئے تا کہ کسی کے دل میں مجھ پر اعتراض پیدا نہ ہو۔ حالانکہ اعتراض کا اس طرح رفع کرنا خود دلیل اس امر کے ناجائز ہونے پر تھی۔ شاید یہ قورمہ تحفہ ہے۔ جو ہمارے بھائی صاحب نے بھیجا ہے اور یہ ماش کی دال ہمارے ہاں تیار ہوئی ہے۔ دیکھو آج خدا نے دو کھانے کھلائے ہیں اور مزیدار۔ ایک ان میں سے ایسے ہی مزیدار کھانے کے ساتھ مزیدار تقریر کرتا تھا۔ کہ میری بیوی نے کہا کہ تحفہ تو وہ ہوتا ہے جو کوئی خود بھیجے۔ نہ کہ جو مانگا جائے۔ اور فقیروں کی طرح سوال کر کے حاصل کیا جائے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ میری فطرت کے اندر سے جو سوال کرنے اور مانگنے سے سخت کراہت اور نفرت رکھتی ہے ایک جوش اٹھا اور یوں معلوم ہوا کہ کسی نے میرے منہ پر ایک تھپڑ مار کر کہا کہ ساری عمر خدا سے سوال کرنے کے بعد اب جبکہ تو گور کنارے بیٹھا ہے۔ اور اسی کے احسانوں کے نیچے تیرا بال بال دبا ہوا ہے۔ تو نے گداگروں کی طرح لوگوں سے مانگ کر کھانا شروع کیا ہے۔ کیا تیری فطرت ایسی مسخ ہو گئی ہے کہ تجھے بھیک مانگتے بھی شرم نہیں آتی۔ اگر تو ایک معمولی کھانے پر صبر نہیں کر سکتا تھا۔ تو تجھے کس نے کہا تھا کہ ضرور تو تحریک جدید کے اس مطالبہ میں شرکت کر۔ اور کس نے تجھ پر جبر کیا تھا۔ کہ خواہ نخواہ شامل ہو کر تو اس تحریک کو بھی بدنام کر اور اپنے رفیقوں کو بھی بددل بنا۔

اور آپ بھی شرمندہ ہو۔ اے بے حیا انسان کیا تو سلسلہ کی بدنامی کے لئے پیدا ہوا ہے یا اس کو نیک نام کرنے اور لوگوں کو اچھا نمونہ دکھانے کے لئے۔ میں اسی وقت دسترخوان پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جی میں آیا کہ اب میری سزا یہ ہے کہ یا تو سال بھر کے روزے رکھتا ہوں یا سارے مزے دار کھانے اپنے نفس پر حرام کر لوں۔ میرے اندر ایک اخلاقی موت کا احساس پیدا ہوا اور میں نے دل کے جوش سے دعا کی کہ اے اللہ اگر میرا مرنا میرے جینے کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ تو مجھے ابھی اس دنیا سے اٹھا لے۔ اور اگر میری اصلاح ہونی ناممکن ہے۔ تو تو ہی اپنا فضل کر۔ ادھر میں یہ کہہ رہا تھا کہ ادھر مجھے ایک نہایت دلکش آواز آئی حی علی الفلاح ان الفاظ سے مؤذن تو لوگوں کو ظہر کی نماز کے لئے پکار رہا تھا۔ مگر اس آواز کا خالق مجھے اس کے پردہ میں خود اپنے پاس تسلی دینے کے لئے بلا رہا تھا۔ میں نے فوراً لبیک اللّٰھم لبیک کہا اور ایک نئی محبت سے چھلکتے ہوئے اور نئی امیدوں سے چمکتے ہوئے قدموں کے ساتھ مسجد کا رُخ کیا۔

نویں شکست

دن ہفتے مہینے گذرتے چلے گئے۔ اور تحریک جدید کا یہ مطالبہ عجب عجب رنگ ہم کو دکھاتا رہا۔ اور رفتہ رفتہ ہمارے دسترخوان پر نہایت آہستہ آہستہ ایک اور تغیر پیدا ہونا شروع ہوا۔ سالن وہی ایک تھا مگر اس کے ساتھ ہی آنے لگا۔ پھر چٹنی پھر اچار پھر مربہ۔ پھر پھلوں کے بازاری کباب غرض ہوتے ہوتے میں نے ایک دن دیکھا کہ میرے سامنے روٹی کے سوا یہ چیزیں پڑی تھیں ایک پرچ میں پودینہ کی چٹنی ایک میں آم کی چٹنی ایک میں آم کا اچار۔ ایک میں لیموں کا اچار۔ ایک میں آم کا مربہ ایک میں ناشپاتی اور سیب کا مربہ۔ ایک پلیٹ میں میٹھے چاول اور ایک سینی میں قلمی آم۔ آڑو۔ اور خربوزے۔ ساتھ ہی دہی اور مولی کی پھانکیں اور ایک پرچ میں پیاز اور سرکہ۔ جب سالن پر نظر ڈالی تو اس میں مرغے کی بوٹیوں کے ساتھ ایک ثابت انڈا اور کچھ ٹماٹر اور آلو بطور ترکاری کے پڑے ہوئے تھے۔ اور ساتھ ہی کچھ پکوان یعنی تلے ہوئے نمکین بیسن والے آلو اور بینگن اور کچھ میٹھے گلگلے تھے۔ میں کھانے بیٹھ گیا۔ کچھ دینی خیال جو آیا تو میں نے گھر میں پوچھا کہ آج بہت سی چیزیں پکائی ہیں۔ کہنے لگے سالن تو ایک ہی ہے۔ انڈا مٹر اور آلو سب اسی کے ساتھ بطور ترکاری اسی دیگچی میں پکائے ہیں۔ باقی یہ چٹنی۔ اچار اور مربہ ہے۔ اور کچھ پھل ہے۔ البتہ پکوان برسات کی پہلی بارش کے شکریہ میں تلا تھا۔ سو وہ کوئی سالن تھوڑا ہی ہے۔ میں نے یہ بات سنکر اور جواز کا فتوےٰ حاصل کر کے کھانا شروع کر دیا۔ لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ میرا ہاتھ منہ تک نہ پہنچ سکا۔ راستہ میں ہی شل ہو گیا۔ اب میں لقمہ اٹھائے ہوئے ہوں۔ اور منہ اسے لینے کو تیار ہے کہ بجلی کی طرح ایک سیکنڈ میں یہ عبارت میرے ذہن میں سے گزر گئی۔

Obeying the Word and defying the Spirit

اور ایک توپ کی آواز کی گرج کی طرح یہ آیت میرے کانوں کے پردوں کو پھاڑتی ہوئی میرے دل میں اتر گئی کہ لسن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها و لکن ینالہ التقویٰ منکم۔ میرے ہاتھ سے نوالہ گر پڑا۔ اور میں جلدی میں کسی کام کا بہانہ کر کے تیر کی طرح گھر سے نکل گیا۔

دسویں شکست

پورا ایک سال اس تحریک جدید کو گزر گیا۔ میں نے اتفاقاً اپنے حساب کی کاپی نکالی کچھ خیال جو آیا تو چندہ اور حصہ آمد کا حساب کرنے بیٹھ گیا۔ پھر کسی وجہ سے ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۵ء کی رقوم جمع کر کے مقابلہ کیا۔ تحریک جدید پر عمل دراصل ۱۹۳۵ء کی ابتدا سے شروع ہوا تھا۔ دونوں سال کے چندوں وغیرہ کا حساب کر کے اس نتیجہ پر پہنچا کہ ۱۹۳۵ء میں جبکہ میں اپنے تئیں تحریک کا عامل سمجھتا تھا۔ میں نے ۱۹۳۴ء کی نسبت کوئی معقول رقم دین کی خدمت کے لئے زیادہ نہیں دی۔ گویا ایک سال کی محنت اور دسترخوان کے اس غل غپاڑے کے باوجود میرا نتیجہ یکسالہ امتحان کا صفر رہا اور میں فیل ہو گیا۔ بے شک میں نے گھر میں بیوی سے لڑائیاں کیں۔ بے شک میں نے لوگوں کو تحریک جدید کے خصائل سے آگاہ کیا۔ بے شک میں نے بعض دفعہ اپنے نفس پر بھی سختیاں کیں۔ شاید کچھ رقم بھی بچائی مگر وہ کہیں اور خرچ کر لی۔ افسوس کہ میں سب کچھ کرتا رہا۔ مگر محاسبہ نہ کیا۔ سو نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ پورے ایک سال کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں فیل ہوں اور بالکل فیل۔ میں ویسا ہی ہوں جیسا تحریک جدید سے پہلے تھا۔ میرا ۱۹۳۵ء کا پلڑا اتنا ہی ہلکا ہے جتنا ۱۹۳۴ء کا۔ ایک رتی بھر فرق نہیں پڑا۔ افسوس میری عمر کا ایک سال ایک نہایت قیمتی سال ضائع ہو گیا۔ اور میں غفلت میں ہی مارا گیا۔ کاش یہ محاسبہ جو اب اتفاقاً میں نے کیا ہے۔ ہر تین ماہ بعد اپنے خیال سے کرتا رہتا۔ میں نے آج شورش بھی برپا کی۔ گھر کی حالت کو زیر و زبر کر دیا۔ ہر جگہ کھانے کے وقت اگر کوئی بات یا تقریر کی۔ تو اسی مطالبہ نمبر ایک کی مگر آج ۳۶۵ دن جھک مار کر نتیجہ نکلا کہ میں ایک انچ اپنی جگہ سے آگے نہیں سرکا اس احساس کا مجھے اتنا دکھ ہوا کہ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگیں۔ میں وہاں سے اٹھ کر سیدھا اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ اور دروازہ بند کر لیا۔

کیا آدم کو جنت میں ہر پھل اور ہر میوہ جہاں سے وہ چاہتا تھا کھانے کی اجازت نہ تھی۔ اسے صرف ایک درخت کی بابت حکم تھا کہ نہ کھائے۔ مگر پھر بھی

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

وہ نہ رہ سکا اور ابھی تیسرا دن نہ گذرنے پایا تھا کہ اس نے وہ ممنوعہ پھل کھا لیا گیا تو اسی آدم کا بیٹا نہیں ہے پھر تو نے اپنی خاندانی کمزوری کا خیال کیوں نہیں رکھا تجھے بھی سارے جہاں کی چیزیں کھانے کی اجازت تھی سوائے اس کے کہ ایک وقت میں ایک کے سوا دوسرا سالن نہ کھا تیرو۔ مگر افسوس کہ تو اس کو بھی نباہ نہ سکا اور آدم نے تو توبہ کر کے اپنے قصور کی تلافی کر لی تھی مگر تو نے ٹھوکر پر ٹھوکر کھائی اور ایک سال گذر گیا پھر بھی تو نے ان ٹھوکروں کی کوئی تلافی نہیں کی۔ اور تیرا حساب اس سال بھی وہی نکلا جو گذشتہ سال تھا اگر تو اس سال کے آخر کوئی اعلیٰ نمونہ مالی خدمات کا دکھاتا تو تیری پچھلی ٹھوکریں بھی معاف ہو جاتیں۔ مگر اب کیا کیا جائے کہ ایک طرف سال بھر وہ نافرمانیاں اور حیلہ سازیاں کرتا رہا اور اب سال کے بعد اپنے حساب کتاب میں بھی کورا نکلا۔ دیکھو یہ ٹھوکریں یہ ذلیل شکستیں ایک کھانے کے متعلق تجھے اس لئے ہوئیں کہ تو نے تزکیہ نفس اور درستئ اخلاق کئے بغیر ہی اپنے تئیں کامل سمجھ لیا تھا۔ حالانکہ نہ تیری حرص پر موت آئی تھی۔ نہ صبر و قناعت کی تو نے اپنے نفس کو مشق کرائی تھی۔ نہ تو نے غور و فکر کر کے مطالبہ کی روح کو سمجھا تھا نہ تو نے اس میں کامیاب ہونے کی دعا کی تھی کیونکہ ابتدا سے ہی تو نے اسے حقیر اور آسان سمجھا تھا۔"

میں نے کہا تو کون ہے آواز آئی کہ تیرا نفس لوامہ۔ میں نے کہا میں تو کمزور ہوں اور لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے غیروں سے کیا غرض اور دوسرے لوگوں کی کیا خبر۔ میں تو تیرے ساتھ وابستہ ہوں تو اپنی فکر کر اگر سب فیل ہو جائیں تو تجھے کیا فائدہ اور اگر سب پاس ہو جائیں تو تجھے کیا نفع۔ تیرا حساب تیرے ساتھ ہے اور ان کا ان کے ساتھ۔ میں نے چیخ مار کر کہا اچھا یہ تو بتا۔ کیا کوئی ہے بھی جو اس امتحان میں پاس ہوا ہو؟ ایک دور و دراز فاصلہ سے آتی ہوئی آواز نے جو وہ پہلی آواز نہ تھی یہ کہا۔

حضرت محمود یا وہ جو اس کے رنگ میں رنگین ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بعض احباب کی ملاقاتیں

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۹ جولائی کو ربوہ سے نخلہ تشریف لائے۔ ربوہ میں تو مغرب کے وقت بھی ہوا کافی گرم ہوتی تھی۔ اور اس کمرے کے باہر سیر کے لئے تشریف لانا ڈاکٹری لحاظ سے نقصان کا موجب ہو سکتا تھا۔ اس لئے ربوہ میں کچھ عرصہ سے حضور کی باغ کی سیر بھی بند تھی۔ لیکن نخلہ تشریف لانے کے چند دن بعد جب طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو حضور نے چار پانچ مرتبہ باہر تشریف لا کر باغ کی سیر کی لیکن پھر نخلہ میں شام کے وقت تیز ہوائیں چلنی شروع ہوئیں۔ اس لئے حضور سیر کے لئے باہر تشریف نہ لا سکے۔ نخلہ میں حضور بہت سے احباب کو ملاقات کا شرف وقتاً فوقتاً بخشتے رہے۔ ان میں سے بعض کی مختصر کیفیت درج ذیل کی جاتی ہے۔

عبدالمجید خاں صاحب آف ویرووال ضلع امرتسر جو آجکل حضور کے باغ احمد نگر کے نگران ہیں۔ ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ان سے حضور نے احمد نگر کے باغ اور ان کے بھائی عبدالحفیظ خاں صاحب کے متعلق حالات دریافت فرماتے رہے۔ پھر ان کے صاحبزادے امین اللہ خاں صاحب سالک مبلغ شکاگو امریکہ کے ذکر پر فرمایا کہ شکاگو (امریکہ) کی جماعت بہت پرانی ہے۔

کراچی کی جماعت کے کچھ احباب نخلہ آئے تو حضور نے ان سے جماعت کراچی کے حالات دریافت فرمائے۔ کراچی کا موسم بھی دریافت فرمایا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامپٹی سے جو سکھوں سے مسلمان ہوئے تھے۔ اور قادیان کے ایک قریبی گاؤں کے باشندے تھے۔ ان سے حضور گفتگو فرماتے رہے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ بھی تشریف لائے اور مجلس افتاء کی رپورٹ اور سفارشیں جو مختلف مسائل کے متعلق تھی۔ حضور کی خدمت میں پیش کی۔ رپورٹ کو سن کر حضور نے منظوری کے دستخط فرمائے۔

مکرم شیخ نور الحق صاحب جو ایم این سنڈیکیٹ میں حضور کے ذاتی مختار تھے ہیں۔ ان سے حضور نے مختلف امور دریافت فرمائے اور ان کے بعض عزیزان کے حالات بھی دریافت فرمائے۔ ایم اے عبدالقادر صاحب رنگون سے تشریف لائے تھے۔ ان کے ہمراہ مکرم شیخ نصیرالدین احمد صاحب اور مولانا نور الحق صاحب تنویر رفیق زندگی بھی تھے۔

. . . . جو انہی دنوں بیرونی ممالک سے پاکستان آئے تھے۔ حضور نے عبدالقادر صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈی ابراہیم صاحب برما میں سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔

$\frac{۸}{۶۲}$/۱۲ کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کے قریباً ۵۵ احباب خاص بس کے ذریعہ حضور سے ملاقات کی غرض سے تشریف لائے حضور ملاقات کے دوران مختلف احباب سے حالات دریافت فرماتے رہے۔

قاضی فیملی لاہور کے مکرم قاضی محمد رفیق صاحب سے ان کے عزیز ڈاکٹر عبدالحق صاحب کے حالات دریافت فرمائے چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بھی حضور نے ملاقات فرمائی اور مختلف امور دریافت فرمائے۔ مکرم میجر حبیب اللہ صاحب آف دوالمیال ایک دن مغرب سے کچھ پہلے اپنی کار پر اپنے بعض عزیز ان کے ساتھ تشریف لائے باوجود اس کے کہ ملاقات کا وقت گذر چکا تھا۔ حضور نے کمال مہربانی سے ان کو مغرب کے بعد ہی ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ دوالمیال کا حال دریافت فرماتے رہے۔

$\frac{۸}{۶۲}$/۲۶ کو جماعت احمدیہ سرگودھا کے احباب ۵۰ کی تعداد میں سپیشل بس میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ان کو شرف ملاقات بخشا اور بعضوں سے مصافحہ بھی فرمایا۔ مکرم بھائی محمود احمد صاحب کو دوبارہ بلا کر بھی ملاقات کا شرف بخشا اور ان سے ان کے عزیزوں کے حالات دریافت فرمائے۔

$\frac{۸}{۶۲}$/۳۱ کو جماعت احمدیہ چنیوٹ ضلع کیمبلپور سے $\frac{۱۲}{۱۳}$ احباب بذریعہ سپیشل کار جمعہ کے لئے اور حضور سے ملاقات کی خواہش لے کر تشریف لائے بعد نماز جمعہ حضور نے ان کو شرف زیارت بخشا اور بعض احباب سے مصافحہ بھی فرمایا۔ حضور نے ضلع کیمبلپور کے ایک احمدی دوست ملک نادر خاں صاحب کے حالات دریافت فرمائے۔

الحمد للہ کہ حضور نے باوجود ناسازئ طبع کے احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو کامل صحت عطا فرمائے۔ تاکہ احباب جماعت

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے

ضروری اطلاع

(از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیدار ہو رہی ہیں ان کی بیداری ان کے اجتماعات۔ تربیتی کلاسوں اور تربیتی جلسوں سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام اور خدمت خلق کی توفیق عطا فرمادے۔

اس ضمن میں یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ جو مجالس اپنے اپنے اجتماعات میں شمولیت کے لئے مبلغین اور مرکزی عہدیداران کو بلواتی ہیں انہیں مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

۱۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداران کے علاوہ جن علماء سلسلہ کو مجالس بلوانا چاہیں مرکز میں ان کے ناموں سے کافی عرصہ قبل اطلاع دے کر منظوری حاصل کر لیا کریں۔

۲۔ مرکز سے منظوری آنے کے بعد ان علماء سے براہ راست رابطہ پیدا کرنا اور انہیں بلوانا یہ مجلس متعلقہ کا کام ہے وہ خود ان علماء سے درخواست کریں اور ان کی منظوری آنے پر ان کا نام پروگرام میں شامل کریں۔

۳۔ مجالس بعض اوقات مرکز میں لکھتی ہیں کہ ان کے اجتماع میں شمولیت کے لئے مرکزی نمائندہ بھجوایا جائے اور ساتھ ہی نمائندہ کی تعیین بھی کر دیتی ہیں۔ حالانکہ مرکزی نمائندہ کی تعیین مجلس مرکزیہ کا حق ہے۔ یہ امر مرکز پر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ جسے مناسب سمجھے مقرر کر کے بھجوا دے۔

۴۔ جن علماء یا مرکزی نمائندہ کو مجالس بلوائیں انہیں سفر خرچ وغیرہ کی ادائیگی متعلقہ مجلس کا فرض ہے اس بارہ میں ایسا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے کہ انہیں خود سفر خرچ وغیرہ کا مطالبہ کرنا پڑے۔

۵۔ مرکز صرف ان مرکزی نمائندوں کا خرچ دے گا جنہیں وہ دورہ جات کے سلسلہ میں یا کسی خاص کام کے سلسلہ میں خود بھجوائے گا۔

امید ہے جملہ مجالس آئندہ کے لئے ان امور کو پیش نظر رکھیں گی۔

اخلاق فاضلہ

از مکرم سعید احمد انور بی ایس سی ۔ سیالکوٹ

(۱)

ہر چیز کا کوئی نہ کوئی بنیادی پہلو ہوتا ہے ایک عمارت کھڑی کرنے سے قبل اس کی بنیاد کو مضبوط اور ٹھوس بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ آگے چل کر اس پر ایک ایسی عمارت کی تعمیر کی جا سکے جو ہر لحاظ سے اندرونی اور بیرونی حوادث کا مقابلہ کر سکے اور بعد میں کسی قسم کے خطرہ یا نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔

اقوام عالم کا بھی ایک بنیادی نقطہ ہوتا ہے جس پر ان اقوام کے معاشرہ کی بلند و بالا عمارت استوار کی جاتی ہیں جو اقوام اپنے بنیادی نقطہ نظر کو پس پشت ڈالتی ہیں وہ یقیناً پستی کے عمیق غار میں دھکیلی جاتی ہیں قوموں کی اصلاح و ترقی اور معیار کا انحصار ان کے اخلاق پر ہوتا ہے کوئی ایسی قوم جس نے عمدہ اخلاق کو ترک کیا اور بداخلاقی اور بے راہ روی کی طرف مائل ہوئی کبھی ترقی نہیں کر سکتی بلکہ اس کے خلاف قعر مذلت میں گر کر اپنا سب کچھ تباہ کر بیٹھتی ہے اور پھر اس کے لئے اس تباہی اور بربادی سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے تاوقتیکہ وہ ازسرنو اپنی اصلاح کرتے ہوئے اپنے اخلاقی معیار کو بلند نہ کرے۔

تاریخ اقوام عالم پر ایک نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ آج تک جتنی قومیں دنیا میں تباہ ہوئیں انھوں نے اخلاق فاضلہ کے بنیادی نظریہ کو ترک کیا نتیجۃً تباہی اور بربادی کی آگ نے انھیں تباہ کر ڈالا اس کے برعکس وہ اقوام جنہوں نے اعلےٰ اخلاق اور عمدہ کردار کو اپنا مطمع نظر بنایا انھوں نے یقیناً فلاح و بہبود کی بلندیوں کو چھوا۔

اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے ہمیں کسی نہ کسی راہنما یا نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے خوش قسمتی سے مسلمانوں کے سامنے عموماً اور جماعت احمدیہ کے سامنے خصوصاً ایسے راہنما ڈل کے قابل تقلید نمونے موجود ہیں جو ہماری کامل اور اعلےٰ زندگی کے لئے مشعل راہ بن سکتے ہیں مثلاً سب سے پہلے ہمارے پاس اللہ تعالےٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم کا اکمل ترین نمونہ موجود ہے اگر آپ کو ہمیں سے کسی بات میں راہنمائی حاصل نہیں ہوتی تو قرآن پاک کی طرف رجوع کریں جو منبع انوار ہے اور ہر جہت میں آپ کی کامل راہنمائی کرتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے قرآن حکیم کا اچھی طرح مطالعہ کیا اور اس کے مطالب کو سمجھنے کے بعد بھی میں اپنے مقصد حقیقی کو نہیں پا سکا پس قرآن شریف جو ہمارے لئے نور ہدایت ہے ہر کام میں ہماری بہترین رنگ میں راہنمائی فرماتا ہے۔ ہمارے اخلاق، عادات، کردار کو بلند کرتا ہے یہ کتاب جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

لاریب فیہ

ہمارے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی رو سے اخلاق فاضلہ پر دیباچہ تفسیر القرآن میں بڑی مفصل بحث کی ہے اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے

"قرآن اخلاق فاضلہ پر زور دیتا ہے وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ اخلاق فاضلہ افراد کے لئے ہوتے ہیں حکومتوں کے لئے نہیں بلکہ جس طرح افراد پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اسی طرح حکومتوں پر بھی ہوتی ہیں نیکی اور برائی پر پابندیاں صرف عام شہری پر ہی نہیں بلکہ ایک سیاست دان پر بھی ہیں حکومت اپنے ہمسایہ ملک سے عمدہ سلوک کرے اس کے علاوہ اسلام بزدلی سے منع کرتا ہے مگر تہور اور جاہلانہ جوش سے روکتا ہے، وہ کہتا ہے جنگ میں ابتداء نہ کرو لیکن اگر دشمن جنگ شروع کرے تو ڈٹ کر مقابلہ کرو شبخون نہ مارو اور معاہدے کی پابندی کرو۔ اگر کوئی جنگی قیدی بجائے وطن واپس جانے کے کسی مسلمان کے گھر رہنا پسند کرے تو اس کے ساتھ خوراک میں لباس میں، سواری وغیرہ میں انصاف کا حکم دیتا ہے جو تم اپنے لئے پسند کرو وہی اس کے لئے بھی پسند کرو کیونکہ اسلام مساوات سکھاتا ہے قرآن سکھاتا ہے کہ کوئی قوم دوسری قوم پر اقتصادی ترقی یا کسی اور وجہ سے اپنی فوقیت نہ سمجھے کہ خدا تعالےٰ کا قانون ایک دن ضرور ان کو نیچا دکھائے گا وہ ان تمام لہو و لعب سے روکتا ہے جو انسان کے سنجیدگی سے کام کرنے میں حائل ہوتی ہیں"

یہ ہے وہ خلاصہ جس میں حضور نے اخلاق فاضلہ اور قانون قدرت کو واضح کیا ہے یہ وہ پاک تعلیم ہے جو مسلمانوں کو آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے اللہ تعالےٰ کی اکمل کتاب کے ذریعہ دی گئی تھی اور جسے مسلمانوں نے محض اپنی کوتاہ اندیشی کی وجہ سے پس پشت ڈال دیا اور آج وہ یورپ والوں کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کاش سوچیں کہ انھوں نے اپنی کس قدر قیمتی چیز کو کھو دیا ہے تا وہ اپنی گمشدہ متاع کو پہچانیں اور اپنے آپ کو

تخلقوا باخلاق اللہ

کے مصداق بنائیں

دوسرا پاک نمونہ ہمارے سامنے حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے ہم حضور کے کردار افعال کو دیکھ کر اپنے آپ کو ان کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کر سکتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کی سنت ہمارے اخلاق کو بہتر بنانے میں بہت ممد ثابت ہو سکتی ہے آپ ہر پہلو سے کامل تھے اور اخلاق حسنہ میں اولین درجہ رکھتے تھے جس کا ثبوت ہمیں احادیث کے مطالعہ سے بکثرت ملتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب انتہائی وحشی لوگ تھے اور کسی کی اطاعت قبول کرنا اپنی ننگ سمجھتے تھے اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ کسی ایک بادشاہ کے ماتحت نہیں بلکہ مختلف قبائل میں منقسم تھے اور قبائل کے سردار عوام سے مشورہ لے کر کام کرتے تھے یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ان کی دونوں طرف پھیلی ہوئی تھیں لیکن عربوں کی وحشت کو دیکھ کر ان میں بھی انھیں فتح کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی عمرو ابن ہند جیسا طاقتور بادشاہ جس کی طاقت کی دھاک ارد گرد کے تمام علاقوں پر بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی ان قبائل کو روپیہ وغیرہ کا لالچ دیکر بڑی مشکل سے قابو میں لایا لیکن پھر بھی ذرا ذرا سی بات پر وہ اسے صاف جواب دے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ جا ہم کوئی تیرے غلام نہیں ہیں کہ تیری اطاعت کریں چنانچہ عمرو ابن کلثوم والا واقعہ کیسے یاد نہ ہوگا اس نے صرف اس بات پر عمرو ابن ہند کا سر تن سے جدا کر دیا تھا کہ عمرو ابن ہند کی ماں نے عمرو ابن کلثوم کی ماں کو صرف اتنا کہا تھا کہ

"ذرا فلاں تھال مجھے اٹھا دو"

اس پر اس نے جواب دیا کہ جسے ضرورت ہو خود اٹھائے لیکن جب اس نے اصرار کیا تو اس نے بجائے تعمیل کے زور سے نعرہ مارا کہ

و اذلۃ یا بنی تغلب

کہ اے بنی تغلب آج تمہاری ذلت ہو گئی ہے جب عمرو ابن کلثوم نے یہ سنا وہ عمرو ابن ہند کے پاس بیٹھا تھا اس نے اسی کی تلوار لیکر عمرو ابن ہند کا سر قلم کر دیا اور اپنے ساتھیوں کو لوٹ مار کا حکم دیا۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایسی زبردست قوم کس طرح کسی کی غلامی قبول کر سکتی تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو دیکھو ایسی وحشی اور آزاد قوم جو باوجود ہزاروں لغضبوں اور کینوں کے جب آپ کے ساتھ ملتی ہے تو اسے اپنے سر پیر کا ہوش نہیں رہتا وہ اپنی آزادی اور خودسری سب بھلا بیٹھی اور آپ کے عشق و محبت میں ایسی محو ہو گئی کہ یا تو کبھی کی ماتحتی برداشت نہ کرتی تھی یا آپ کی غلامی کو باعث صد فخر سمجھنے لگی۔

سبحان اللہ! بڑے بڑے وحشی عرب مذہبی جوش اور قومی غیرت سے بیتاب ہو کر آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آتے اور ایسے رام ہو جاتے کہ فوراً توحید کا کلمہ پڑھتے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا تیز مزاج انسان گھر سے یہ ارادہ کر کے نکلا کہ آج اس پیغمبر اسلام اور داعی الی الحق کا خاتمہ کر کے ہی گھر واپس لوٹے گا لیکن آپ کو قتل کرنا تو کیا آپ کے اخلاق، نرمی اور انداز گفتگو اور اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان دیکھ کر خود ہی اپنے نفس کو قتل کر بیٹھا اور حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

کیا دنیا میں کوئی مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایسی حریت پسند قوم کو مطیع کیا ہو اور اس قوم نے کامل اطاعت کے نمونے دکھائے ہوں دنیا میں ہزاروں دولت مند تھے اور اس کے مقابل پر آپ کی حیثیت درفشا ایک یتیم کی تھی دنیا میں ہزاروں طاقتور تھے لوگوں کے پاس بڑے بڑے وسائل تھے لیکن ان حالات کے باوجود بھی وہ ان لوگوں کو زیر نہ کر سکے یہ صرف آپ کے اخلاق فاضلہ ہی تھے جنہوں نے ایک ایسی قوم کو جو قعر مذلت میں گری ہوئی تھی تحت الثریٰ سے اٹھا کر بام ثریا تک پہنچایا۔ اللھم صلے علی محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

(باقی)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ نائیجیریا کے صاحبزادہ ظفر اقبال صاحب سیفی نے بی اے (حصہ اول) کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے آپ نے فرسٹ ڈویژن میں ۲۹۶ نمبر لئے ہیں اور گورنمنٹ کالج لاہور میں تھرڈ پوزیشن حاصل کی ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ان کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

نوٹ:۔ ظفر اقبال صاحب سیفی نے اس خوشی میں ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ (ادارہ)

رسالہ خالد کا تازہ شمارہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ترجمان ماہنامہ خالد کا ستمبر کا پرچہ خریداران کو ارسال کر دیا گیا ہے یہ شمارہ حسب معمول مستقل عنادین کے علاوہ نہایت دلچسپ مضامین پر مشتمل ہے مضامین کے انتخاب میں تنوع کے پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے مندرجات کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:۔

اداریہ - سادہ زندگی۔ مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام (تبلیغ) دفات مسیح (عقائد) کیا مذہب بے حقیقت ہے؟ (مذہب) اعمال صالحہ اور ایمان (ایمانیات) کاغذ (تاریخ و سائنس) **حصہ نظم** میں محترم قاضی اکمل صاحب حضرت مولانا گوہر صاحب ثاقب مصلح الدین صاحب مرحوم اور جناب تنویر صاحب رونق افروز ہیں۔

علاوہ ازیں مستقل عنادین مثلاً احادیث ملفوظات تبرکات قبول احمدیت کی سرگذشت حاصل مطالعہ سوال و جواب ربوہ کے لیل و نہار اور ہماری مساعی (جائزہ) دلچسپ طریق پر پیش کئے گئے ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ رسالہ ہذا کی سرپرستی فرمائیں۔ اور بلند پایہ مفید دلچسپ مضامین نیز اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو رسالہ کی خریداری بڑھانے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے ہر مجلس میں رسالہ پہنچنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس کا خریدار بنانے کی کوشش کریں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک وقف جدید کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمت کے ساتھ آگے بڑھو اور وقف جدید کی تحریک کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنالیں اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر یا غیر جو اثر قبول کریں ان سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں تاکہ ہمارا چندہ جلد ہی بارہ لاکھ تک پہنچ جائے (الفضل ۱۶/۵۸)

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں ورود

مورخہ ۳۱ اگست ۶۲ء کو جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کی دعوت پر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب منڈی تشریف لائے مکرم شیخ منور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین نے آپ کے اعزاز میں دعوت چائے دی جس میں قریباً یک صد احمدی معززین مدعو تھے اس موقعہ پر مکرم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کیا حاضرین نے کمال توجہ اور انہماک سے مکرم صاحبزادہ صاحب کی تقریر سنی اور گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

بعد نماز عشاء مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے احمدیہ مسجد میں سیرت النبی کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ ہر دو مواقع پر لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا بفضل تعالیٰ ہر دو تقاریب بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم عبدالمجید صاحب سرگودھا کافی عرصہ سے دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں
عبدالغنی بی اے۔ ۲۰۳/۷ الریاض پیپلز کالونی لائل پور۔

۲۔ میرے ماموں عبدالعزیز صاحب شاد ایک لمبے عرصے سے بیمار چلے آتے ہیں (محمد امین کلرک تحریک جدید)

۳۔ میرے والد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ (مقبول حسین جامعہ احمدیہ)

۴۔ میرا بھائی عزیزم ظفر اللہ عرصہ دس روز سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے
(وسیمہ قدسیہ بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان۔

۵۔ میری والدہ محترمہ (دختر صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب پنشنر) بوجہ گردہ میں زخم ہو جانے کے سخت بیمار ہیں۔ (عبدالوہاب غالب تمولن مولوی عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ غازی خان)

۶۔ خاکسار کے چھوٹے بچے عزیز نصر محمود کا گلا خراب ہے بڑی سخت تکلیف ہے۔
نذیر احمد ملک۔ سکنہ کوٹ تارڑ۔ براستہ حافظ آباد۔

احباب ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مطبوعات
مکتبہ لیسرنا القرآن ربوہ

قرآن کریم (معریٰ) قاعدہ لیسرنا القرآن کی طرز پر جو پڑھنے میں بہت آسان ہے ۲۰×۳۰/۸ سائز ہدیہ مجلد -/٦ روپے

قاعدہ لیسرنا القرآن مکمل۔ بچوں کے لئے اس سے بہتر قاعدہ اور کوئی نہیں۔
ہدیہ سفید کاغذ ۱۰/ نیوز کاغذ ۸/

سیپارہ اوّل تا پنجم۔ اسی طرز کتابت پر یہ سیپارے طبع شدہ ہیں
ہدیہ فی سیپارہ ۴/

نماز مترجم عکسی۔ ۴۴ صفحات کی خوبصورت رنگین نماز جو بلاک کی طباعت ہے، کاغذ عمدہ سفید ہدیہ ۴/

تاجران کو خاص رعایت

ہر قسم ہر نئی وضع کی بہترین
ساڑھیاں
آپ کی اپنی دوکان
پرنفیکشن ہاؤس ۴۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

فون نمبر ۲٦۲۳
۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فرحت علی جیولرز

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

پتہ درکار ہے

چوہدری محمد عالم صاحب سکنہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جس دوست کو علم ہو یا وہ خود پڑھیں تو مہربانی فرما کر نظارت امور عامہ ربوہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر امور عامہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۶۶:۔ شیخ خلیل احمد ولد شیخ سردار علی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاکخانہ پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۶۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں سوائے پندرہ ایکڑ زمین کے جو مجھے ایئر فورس کی طرف سے موضع بھکر میں الاٹ ہوئی ہے۔ جس کے مالکانہ حقوق ابھی تک مجھے حاصل نہیں ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۲۰۰/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ شیخ خلیل احمد مکان نمبر ۲۲۲ محلہ رام پورہ نیا دروازہ پشاور
گواہ شد:۔ بختیار احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور
گواہ شد:۔ چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور شہر۔

نمبر ۱۶۷۷۲:۔ میں علی محمد ولد میاں خاتم الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن قصور ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۶۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۰۰/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ جمعدار علی محمد ڈی ایس ڈی ورکشاپ ای۔ایم۔ای کوئٹہ۔ گواہ شد:۔ محمد نصیب عارف وصیت نمبر ۵۱۹۲ ۲/۱
Nursery Lane Quetta گواہ شد:۔ محمد احمد ملک چاہز
موصی ۵۸۲۶ آرڈیننس ڈپو کوئٹہ ۶۲/۳/۹۔

نمبر ۱۶۷۸۲:۔ میں امۃ النصیر ملک بنت ایم عبد الرحیم قوم ککے زئی (افغان) پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چیچہ وطنی ڈاکخانہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اس وقت طالبعلم ہوں اور ایف اے میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ اس لئے اس وقت نہ تو میری کوئی آمد ہے اور نہ جائیداد غیر منقولہ البتہ میری والدہ صاحبہ مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ دیتی ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بطور حصہ آمد ادا کیا کروں گی جب خرچ زیادہ ملنے پر اپنی آمد ہونے پر اس کے مطابق حصہ آمد ادا کیا کروں گی۔ انشاء اللہ۔
علاوہ ازیں میری مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی جائیداد بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حصہ جائیداد ادا کروں گی انشاء اللہ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۱۔ رسٹ واچ یک عدد روپے ۲۔ بالیاں طلائی ایک جوڑا ۷۸/۰ روپے (۳) ٹائم پیس یک عدد ۱۰/۰ روپے (۴) علمی کتب ۲۰/۰ روپے (۵) تھرماس یک عدد ۱۵/۰ روپے (۶) کیمرہ یک عدد ۱۵/۰ روپے میزان ۰/ ۲۹۸ روپے
الامۃ:۔ امۃ النصیر ملک گواہ شد:۔ برکت اللہ ملک بی اے (آنرز) ایل ایل بی سٹوڈنٹ۔ معرفت ہیلتھ سنٹر چوک بازار منٹگمری۔ گواہ شد:۔ ملک رشید الدین انور احمدی سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ چک 11-9-L-7 براستہ کوراول ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۶۷۸۶:۔ میں مقصودہ بیگم زوجہ محمد احمد قوم آرائیں کھچی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۶۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یک صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور اس وقت کوئی نہیں ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ راقم الحروف محمد احمد خاوند موصیہ حافظ آباد بنگلہ ملت روڈ ضلع گوجرانوالہ۔ الامۃ:۔ مقصودہ بیگم زوجہ محمد احمد۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد:۔ غلام احمد ولد چوہدری نور علی مرحوم امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۶۷۸۷:۔ میں بشیر احمد ولد کرم الٰہی قوم گوجر پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ریوکے ڈاکخانہ بدوکے چیمہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۶۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار خدا تعالےٰ کے فضل سے زندہ ہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ دوکان پرچون دیہات میں ہے مبلغ ۵۰ روپے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف بشیر احمد ولد کرم الٰہی ساکن ریوکے ڈاکخانہ بدوکے چیمہ ضلع سیالکوٹ ۲۸ ۶۲/۳
العبد:۔ بشیر احمد۔ ریوکے ڈاکخانہ بدوکے تحصیل ڈسکہ۔
گواہ شد:۔ شریف الدین سیکرٹری مال۔
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۳۰ جون ۱۹۶۳ء کو ختم ہونے والے عرصہ کے دوران حسب ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۵ء) کی اساس پر سربمہر ۲۲ ستمبر ۱۹۶۲ء کے ۱۲ بجے تک مطلوب ہیں۔

نام کام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
کوہاٹ سب ڈویژن میں حسب ذیل کے مطابق علیحدہ علیحدہ بلڈنگ میٹریل کی سپلائی		
۱. (اے) گوبر (بی) مٹی کے پلاسٹر کے لئے چکنی مٹی (سی) بھوسہ (ڈی) لوڈنگ	۱۰۰/۰/۰ روپے	۳۰ جون ۱۹۶۳ء
۲ (اے) ان بجھا چونا لوڈنگ	۱۰۰/۰/۰ روپے	۳۰ جون ۱۹۶۳ء
۳ (اے) سرخی (بی) لوڈنگ	۱۰۰/۰/۰ روپے	۳۰ جون ۱۹۶۳ء
۴ (اے) ریت (بی) لوڈنگ	۱۰۰/۰/۰ روپے	۳۰ جون ۱۹۶۳ء

(۱) ٹنڈر مجوزہ ٹنڈر فارموں پر اسی تاریخ کو ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے
(۲) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ امیدواروں کی فہرست پر نہیں ہیں۔ انہیں ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے پیشتر اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لینے چاہئیں
(۳) ٹنڈر کی دستاویزات جن میں ٹنڈر فارم۔ ٹھیکہ کی خاص شرائط پارٹ اے اور بی اور ٹنڈر کے متعلق ہدایات شامل ہوں زیر دستخطی سے بر ادائیگی ۵/۰ روپے ناقابل واپسی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹنڈر دہندگان کو خاص شرائط پر منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔
(۴) زر بیعانہ ڈویژنل کیش ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت سے پیشتر جمع کرا دیا جائے۔ جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔
(۵) ریلوے انتظامیہ سب سے کم خرچ یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے اور کسی بھی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کر سکتی ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی

برطانوی حکومت یورپی مشترکہ منڈی میں شرکت کی پالیسی پر نظر ثانی کرے گی

کامن ویلتھ کے سربراہوں کے اعتراضات پر غور کیلئے کابینہ کا خاص اجلاس بلانے کا فیصلہ

لندن ۱۳ ستمبر۔ دولت مشترکہ کے سربراہوں نے یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی مجوزہ شمولیت پر جو شدید اعتراضات کئے ہیں ان کے پیش نظر قابل اعتماد سفارتی ذرائع نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ برطانوی حکومت یورپی منڈی کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے گی۔ چنانچہ برطانوی کابینہ کا ایک خاص اجلاس بلایا گیا ہے جس میں کامن ویلتھ کے سربراہوں کے اعتراضات سے پیدا شدہ صورت پر غور کیا جائیگا گو ابھی وثوق سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ برطانوی حکومت یورپی منڈی میں شرکت کی پالیسی میں کوئی بنیادی تبدیلی کرنے پر آمادہ ہو جائے گی۔ تاہم یہ بات یقینی ہے کہ وزیر اعظم میکملن لندن کانفرنس میں کامن ویلتھ کے ممبر ملکوں کے جائز مفادات کے تحفظ کا واضح الفاظ میں یقین دلائیں گے۔

یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کی مخالفت کا رجحان صدر ایوب کی تقریر کے بعد شروع ہوا۔ چنانچہ مارلبرو ہاؤس میں کل کے اجلاس میں صدر پاکستان کے بعد جن لوگوں نے تقریریں کیں۔ ان سب نے یورپی منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کی مخالفت کی۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ہولیوک، گھانا کے نمائندہ مسٹر گوکا، آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر لابوٹ مینزیز اور لنکا کے نمائندہ مسٹر فرینیڈو بھی یورپی منڈی کے ملکوں سے برطانیہ کے اشتراک کی مخالفت کرنے والوں میں شامل تھے۔ ایشیائی ملکوں میں سے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے صدر ایوب کے موقف کی پر زور الفاظ میں تائید کی۔ پنڈت نہرو نے کل اپنی تقریر میں کہا کہ صدر ایوب نے یورپی منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کے متعلق جن خیالات کا خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان کی تائید کرتا ہوں۔

برطانوی اخبارات نے بھی صدر ایوب کی تقریر کی تعریف کی ہے۔ اکثر اخبارات نے لکھا ہے کہ یورپی منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کے خلاف سربراہوں نے انتہائی پر زور انداز میں اپنے دلائل پیش کئے۔ صدر پاکستان کی تقریر کا یہ پہلو خاص طور پر سراہا گیا کہ ان کے لہجہ میں تلخی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بلکہ ان کی تقریر میں خلوص کی جھلک تھی۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ یورپی منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کے متعلق میکملن کی تجویز پر سب سے جھلک دار صدر ایوب نے کیا۔ فنانشل ٹائمز لندن نے کہا ہے کہ صدر ایوب اور پنڈت جواہر لال نہرو نے قریب قریب ایک ہی قسم کے خیالات کا اظہار کیا لیکن صدر ایوب کی تقریر زیادہ مؤثر اور جاندار تھی۔ انہوں نے اتنی پر زور تقریر کی کہ ان کے دیرینہ حریف پنڈت نہرو بھی انہیں خراج تحسین ادا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ افریقی ممالک کے نمائندوں نے بھی صدر پاکستان کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور غیر مبہم الفاظ میں اس بات کا اعتراف کیا کہ صدر پاکستان نے افریقی ممالک کے موقف کی بھی پر زور وکالت کی ہے

انڈونیشی فضائیہ روسی میزائلوں سے لیس کر دی گئی

جاکرتہ ۱۳ ستمبر۔ روس نے انڈونیشیا کی فضائی فوج کو خود کار میزائل مہیا کئے ہیں۔ یہ گائیڈڈ میزائل کئی مرحلوں میں چلنے والے راکٹوں سے لیس ہیں۔ انڈونیشی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ائیر مارشل عمر دانی نے روس کی طرف سے امداد پر شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اب انڈونیشی فضائیہ اس قابل ہو گئی ہے کہ وہ انتہائی بلندی پر پرواز کرنے والے دشمن کے ہوائی جہازوں کو بھی گرا سکتی ہے۔

کیوبا کی حکومت کا تختہ الٹنے کے اقدامات

سان جوان (پورٹو ریکو) ۱۳ ستمبر۔ کیوبا کے وزیر اعظم فیدل کاسترو کی مخالف جماعت کے ایک رکن نے گذشتہ رات یہاں ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں بتایا کہ کیوبا کے جلاوطن باشندے فیدل کاسترو کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے کیوبا کو سازو سامان کی فراہمی کے تمام ذرائع سے محروم کر دیں گے۔ اس رکن نے بتایا کہ کیوبا کے خلاف عنقریب مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

امریکی سیاح کی کار سے سونا برآمد ہوا

کلکتہ ۱۳ ستمبر۔ بھارتی کسٹم کے حکام نے کل ایک امریکی سیاح سے پوچھ گچھ کی جسے گذشتہ مشرقی پاکستان کی سرحد پر روک لیا گیا تھا۔ اس سیاح کی کار سے سونے کی ۱۰۵ سلاخیں برآمد ہوئی تھیں

درخواست دعا

محترم سید محمد صادق علی شاہ صاحب کے داماد سید سیف الدین بشیر احمد صاحب لندن میں بہت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

شاہ صاحب نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرا دیا ہے

(فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ)

”بھارت نے تمام بین الاقوامی معاملات پر دو رخی پالیسی اختیار کر رکھی ہے“

”میں جنرل اسمبلی کو تریپورہ سے مسلمانوں کی بیدخلی کی طرف متوجہ کروں گا“ (بوگرہ)

کراچی ۱۳ ستمبر۔ امور خارجہ کے وزیر مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ بھارت تمام بین الاقوامی معاملوں میں دو رخی پالیسی اختیار کرتا ہے۔ آپ نے پھر بتایا کہ میں تریپورہ سے بڑے پیمانے پر بھارتی مسلمانوں کی بے دخلی کی طرف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی توجہ دلاؤں گا۔ آپ نے کل کراچی سے لندن روانہ ہوتے ہوئے کہا کہ میں اپنی تقریر میں اس مسئلہ کا ذکر کروں گا کیونکہ ریاست تریپورہ سے مسلمانوں کی خلاف قانون بیدخلیوں کو رکوانے کے لئے اس مسئلہ کی طرف دنیا کی توجہ دلانا ضروری ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ دونوں ملکوں کے معاہدہ کے مطابق ناجائز قیام کرنے والے افراد کو بیدخل کرنے کے لئے طے شدہ طریقہ کے مطابق کارروائی کرنی چاہیئے لیکن تریپورہ سے مسلمانوں کی بیدخلیوں کے معاملہ میں اس معاہدہ پر عمل نہیں کیا جاتا اور مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح مشرقی پاکستان میں دھکیل دیا جاتا ہے یہ صورت حال حکومت پاکستان کے لئے گہری تشویش کا باعث ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ بھارت تمام بین الاقوامی معاملوں کے بارے میں دو رخی پالیسی اختیار کرتا ہے۔ اگر لنکا سے ہندوستانی باشندے بے دخل کئے جائیں تو بھارت چیخ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے لیکن ہزاروں کی تعداد میں بھارتی مسلمانوں کو ان کے وطن اور گھر بار سے بے دخل کرتے وقت بھارتی حکام کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا۔ اسی طرح حیدرآباد اور کشمیر کے معاملہ میں بھی بھارت نے دو الگ الگ پالیسیاں اختیار کر رکھی ہیں۔ مسٹر محمد علی جنرل اسمبلی میں پاکستان کے وفد کی قیادت کرنے کی غرض سے نیویارک جانے کے لئے کل لندن روانہ ہوئے۔ لندن میں آپ چار روز قیام کے دوران برطانوی حکام سے ملاقاتیں کریں گے۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس کے بعد واپس آتے ہوئے وہ بیروت میں ٹھہرنے والے ہیں جہاں وہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں پاکستان کے سفیروں کی کانفرنس بھی طلب کریں گے۔ آپ تہران میں بھی چند روز قیام کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ تہران میں ان کی ملاقات افغانستان کے وزیر خارجہ سردار نعیم خاں سے ہو۔

گھانا میں ایک پارٹی کی حکومت کے قیام کی سفارش

عکرہ ۱۳ ستمبر۔ گھانا کی قومی اسمبلی نے ایک تحریک منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گھانا میں ایک پارٹی کی حکومت قائم کی جائے اس قانون کے نفاذ کے لئے آئین میں ترمیم کی ضرورت ہوگی۔ گھانا کی اسمبلی میں صدر نکرومہ کی پارٹی کو پہلے ہی غالب اکثریت کی حمایت حاصل ہے

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے ڈاکٹر چوہدری نذیر احمد صاحب کا نکاح لیڈی ڈاکٹر شمس النساء نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب اوپل محلہ قاسم پورہ گجرات کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات نے بتاریخ ۸/۹/۶۲ گجرات میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو مبارک کرے آمین

(جمال الدین واقف زندگی دفتر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

ملکہ الزبتھ سے صدر ایوب کی ملاقات

لندن ۱۳ ستمبر۔ صدر ایوب نے کل قصر بکنگھم میں ملکہ الزبتھ سے ملاقات کی۔ آپ کوئی بیس منٹ تک ملکہ سے گفتگو کرتے رہے۔ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر جنرل محمد یوسف بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ بعد میں صدر ایوب نے ٹانگانیکا کے وزیر اعظم مسٹر رشید کاوادا اور ان کی کابینہ کے ارکان کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر عبد القادر سرمایہ کاری بیورو کے چیئرمین مسٹر امجد علی اور برسلز میں یورپی مشترکہ منڈی کے ہیڈ کوارٹرز میں پاکستان کے سفیر مسٹر محمد ایوب اور لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر جنرل یوسف بھی اس دعوت میں شریک ہوئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴